وَاعِظُ الجُمُعَہ

خلیفۂ ثانی امیرالمؤمنین

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت سیّدنا عمر فاروقِ اعظم

پیشکش

ادارہ اہل سنت کراچی

مدیر

مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرزاق ہنگورو

مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

www.facebook.com/darahlesunnat

دار أهل السنة

لتحقيق الكتب والطباعة والنشر

دار أهل السنة
لتحقيق الكتب و الطّباعة و النّشر

IDARA E AHLE SUNNAT اداره اهلسنت
www.facebook.com/darahlesunnat

سلسلہ: واعظ الجمعہ

عنوان: خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدیر: ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

مُعاونین: مفتی عبد الرزاق ہنگورو، مفتی محمد کاشف محمود ہاشمی

عددِ صفحات: ۱۳۰

سائز: 13×21

ناشر: ادارۂ اہلِ سنّت کراچی

: idarakhutbatejuma@gmail.com

: 00971559421541

: 00923458090612

دار اہل السنۃ لتحقیق الکتب والطباعۃ والنشر

www.facebook.com/darahlesunnat

آن لائن

۱۴۴۱ھ/۲۰۲۰ء

خلیفۂ ثانی امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ بالله مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

برادرانِ اسلام! تاجدارِ رسالت، سرورِ کائنات، دو جہاں کے سردار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے، تمام صحابۂ کرام -علیہم الرضوان- روشن ستاروں کی مانند ہیں، مسلمان ان میں سے جسے بھی اپنا آئیڈیل (Ideal) اور رَہبر مان کر پیروی کرے گا، وہ ہدایت پاجائے گا۔

امیر المؤمنین سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا صفات بھی، انہی روشن ستاروں میں سے ایک چمکتا دمکتا اور تابندہ ستارہ ہے، جو صراطِ مستقیم سے بھٹکے ہوئے مسلمانوں، اور اَقوامِ عالَم کے دل ودماغ پر چھائے گمراہی کے اندھیروں کو، تا صبحِ قیامت اپنے نورانی جلووں سے رَوشن ومنوّر کرتا رہے گا۔

عزیزانِ مَن! سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے دوسرے خلیفۂ راشد ہیں، اللہ تعالی نے آپ کو شجاعت، بہادُری اور حق گوئی کا پیکر بنایا، اور آپ کو سرچشمۂ ہدایت بنا کر آپ کے ذریعے اسلام کو عزّت بخشی۔ یقیناً آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ عظیم ہستی ہیں

جن کی دینِ اسلام کے لیے عظیم الشان خدمات ہیں۔ عدل وانصاف پر مبنی آپ کے فیصلوں، کارناموں، فُتوحات اور شاندار کردار سے اسلام کا چہرہ رَوشن ہے۔ آپ تاریخِ انسانیت کی ایک ایسی معروف شخصیت کے مالک ہیں، جس کی عظمت کو اپنے تو اپنے، بیگانے بھی تسلیم کرتے ہیں۔ بلا شبہ آپ ایک باعظمت، انصاف پسند، عادِل حاکم، شمعِ رسالت کے پروانے اور عظیم صحابیٔ رسول ہیں۔

اسمِ گرامی اور شجرۂ نسَب

حضراتِ گرامی قدر! امیر المؤمنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نامِ نامی اسمِ گرامی عمر، کنیت ابو حفص اور لقب "فاروق" ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلہ نَسَب کچھ اس طرح ہے: عمر بن خطّاب، بن نفیل، بن عبد العزی، بن ریاح، بن عبد اللہ، بن قُرط، بن رزاح، بن عدِی، بن کعب۔ جبکہ آپ کی والدہ کا نام حَنتمہ، بنت ہاشم، بن مغیرہ، بن عبد اللہ، بن عمر، بن مخزوم ہے[1]۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سلسلۂ نسَب نویں پُشت میں، سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے جاملتا ہے۔

اسلام قبول کرنے والے آپ چالیسویں صحابی ہیں، آپ سے پہلے اُنتالیس اَفراد نورِ ایمان سے منوّر ہوچکے تھے[2]۔ آپ عامُ الفیل کے تقریبًا ۱۳ سال بعد مکّہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے، اور اعلانِ نبوّت کے چھٹے سال عین جوانی کی حالت میں مشرَّف باسلام ہوئے[3]۔ آپ امیر المؤمنین سیّدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد مسلمانوں کے دوسرے خلیفۂ راشد مقرّر ہوئے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے انتہائی معتمَد صحابی ہیں۔ آپ ان

---

(۱) "أُسد الغابة" باب العين والميم، عمر بن الخطّاب، ٤/ ١٣٧، ١٣٨.

(۲) "المعجم الكبير" أحاديث عبد الله بن عبّاس، ر: ١٢٤٧٠، ١٢/ ٤٧.

(۳) "الطبقات الكبرى" ر: ٥٦- عمر بن الخطّاب، إسلام عمر، ٢/ ٢٣٤.

دَس خوش نصیب صحابۂ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں سے ہیں، جنہیں رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دنیا ہی میں جنّت کی بِشارت دی۔ آپ کا شمار علماء وزاہدین صحابہ میں ہوتا ہے۔

مُرادِ رسول کا قبولِ اسلام

عزیزانِ مَن ! سیّدنا عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مُرادِ رسول بھی کہا جاتا ہے؛ کیونکہ آپ وہ عظیم شخصیت ہیں، جن کے لیے رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خصوصی طور پر یہ دعا کی: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هَذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْكَ: بِأَبِي جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ»(۱) "اے اللہ! ان دونوں یعنی ابوجہل اور عمر بن خطّاب میں سے، اپنے پسندیدہ بندے کے ذریعے، اسلام کو عزّت عطا فرما!"۔

ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اس طرح دعا کی: «اللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَّةً»(۲) "اے اللہ! بطورِ خاص عمر بن خطّاب کے ذریعے، اسلام کو عزّت عطا فرمایا!"۔ چنانچہ حضور نبئ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کی دعا کو شرفِ قبول سے نوازا گیا، اور چند ہی روز میں اسلام کا سخت دشمن اسلام قبول کر کے، اس کا سب سے بڑا خیر خواہ اور جانثار مُحافظ بن گیا!۔ ع

وہ عمر جس کے اَعدا پہ شَیدا سقر

اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام!(۳)

---

(۱) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ۳۶۸۱، صـ۸۳۸.

(۲) "سنن ابن ماجه" مقدّمة المؤلّف، فضل عمر رضي الله عنه، ر: ۱۰۵، صـ۲۸.

(۳) "حدائق بخشش" حصہ دوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، صـ۳۱۲۔

لقب فاروق کی وجہ تسمیہ

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا لقب "فاروق" ہے، جو حق و باطل میں تفریق کے وصف پر، آپ کو اللہ و رسول کی بارگاہ سے عطا ہوا۔ سیّدنا عبد اللہ بن عبّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے، کہ میں نے حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے پوچھا کہ آپ کو فاروق کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے مجھ سے تین روز پہلے اسلام قبول کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام کے لیے میرا سینہ کھول دیا، اور میں بے ساختہ پکار اٹھا کہ "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، سب اچھے نام اسی کے ہیں"۔

اس وقت رُوئے زمین پر رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم سے بڑھ کر کوئی شخصیت مجھے محبوب نہیں تھی۔ میں نے اپنی ہمشیرہ سے پوچھا کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کہاں تشریف رکھتے ہیں؟ اس نے کہا کہ دارِ اَرقم بن ابی اَرقم میں، جو صفا پہاڑی کے نزدیک ہے، حضرت امیر حمزہ اور دیگر صحابۂ کرام گھر کے صحن میں، اور دو جہاں کے سردار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اندر کمرے میں تشریف فرما تھے، میں نے دروازے پر دستک دی تو سب صحابہ اکٹھے ہو گئے، حضرت سیّدنا امیر حمزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے پوچھا کہ کیا بات ہے؟ صحابہ نے عرض کی کہ عمر آگیا ہے! یہ سن کر تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم خود باہر تشریف لائے، اور جیسے ہی میں اندر داخل ہوا، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مجھے زور سے جھنجھوڑ کر فرمایا: «مَا أَنْتَ بِمُنْتَهٍ يَا عُمَرُ؟!» "عمر تم باز نہیں آؤ گے؟" میں بے ساختہ پکار اٹھا: "میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم اُس کے بندے اور رسول ہیں!"۔

یہ سن کر دارِ اَرقم سے صحابۂ کرام نے اس زور سے نعرۂ تکبیر بلند کیا، کہ اس کی گونج کعبۃُ اللہ شریف میں بھی سنی گئی۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ! کیا زندگی اور

مَوت دونوں صورتوں میں ہم حق پر نہیں ہیں؟! آپ ﷺ نے فرمایا: «بَلَى وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! إِنَّكُمْ عَلَى الْحَقِّ إِنْ مُتُّمْ وَإِنْ حَيِيتُمْ» "کیوں نہیں! اللہ کی قسم تم لوگ حق پر ہو، زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی!"۔ میں نے عرض کی کہ یا رسولَ اللہ! پھر ہم چُھپ چُھپ کر کیوں رہ رہے ہیں؟ اُس ربِ کریم کی قسم جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا! ہم ضرور باہر نکلیں گے! چنانچہ ہم رسول اللہ ﷺ کو اس طرح باہر لائے کہ ہماری دو صفیں تھیں، اگلی صف میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پچھلی صف میں مَیں تھا، اور میری حالت یہ تھی کہ میرے اوپر آٹے جیسا غبار تھا، ہم مسجدِ حرام میں داخل ہوئے، تو کفّارِ قریش نے ایک نظر میں مجھے، اور دوسری نظر میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا، اس سے اُن پر ایسا خوف طاری ہوا جو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ اُس دن رسولِ اکرم ﷺ نے میرا نام "فاروق" رکھ دیا؛ کیونکہ اللہ عزوجل نے میرے سبب سے حق وباطل میں امتیاز فرمایا[1]۔ ؎

فارقِ حق وباطل امام الهدی تیغ مسلولِ شدّت پہ لاکھوں سلام![2]

حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مقام ومرتبہ

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت بلند پایہ شخصیت کے حامل تھے، کتبِ احادیث آپ کے فضائل ومَناقب سے مالا مال ہیں۔ آپ کے مقام ومرتبہ کا اندازہ اس بات سے بخوبی لگایا جاسکتا ہے، کہ دوجہاں کے سردار ﷺ نے فرمایا: «لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي، لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الخَطَّابِ»[3] "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا،

---

(١) "حلية الأولياء" ٢- عمر بن الخطّاب، ر: ٩٣، ١/ ٧٥، ٧٦.

(٢) "حدائقِ بخشش" حصہ دوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ص۳۱۲۔

(٣) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٦٨٦، صـ٨٣٨.

تو وہ عمر بن خطّاب ہوتے!"۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «لَقَدْ كَانَ فِيمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ رِجَالٌ، يُكَلَّمُونَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَنْبِيَاءَ، فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ!»[1] "تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ ایسے نیک لوگ تھے، جو نبی تو نہیں تھے، اس کے باوُجود فرشتے اُن سے ہم کلام ہوتے تھے، اگر میری امّت میں کوئی ایسا ہے تو وہ عمر ہے"۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ علم کے نَو حصے لے گئے

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ جن کے لیے صحابۂ کرام کا اِجماع ہے کہ «عُمَرَ قَدْ ذَهَبَ بِتِسْعَةِ أَعْشَارِ الْعِلْمِ»[2] "عمر علم کے نَو حصے لے گئے!"۔

شیاطینِ جن واِنس عمر سے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الإِنْسِ وَالجِنِّ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ»[3] "میں شیاطینِ جن واِنس کو دیکھتا ہوں کہ وہ عمر سے ڈر کے بھاگ جاتے ہیں"۔

عمر کے اسلام لانے پر آسمان کے فرشتوں نے مبارکباد پیش کی

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ جب اسلام لائے، ملأِ اعلی کے فرشتوں نے حضور اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی بارگاہ میں، تہنیت ومبارکبادیوں کی ڈالیاں نذرانے میں پیش کیں، کہ مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے فرمایا: «أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ

---

(١) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب ...إلخ، ر: ٣٦٨٩، صـ٦٢٠.

(٢) "المعجم الكبير" عبد الله بن مسعود الهذلي، باب، ر: ٨٨٠٨، ٩/ ١٦٣.

(٣) "سنن الترمذي" أبواب المناقب، ر: ٣٦٩١، صـ٨٤٠.

«السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ»[(١)] "حضرت جبریل نے میرے پاس آکر کہا، کہ عمر کے اسلام لانے پر آسمان والوں نے مبارک باد دی ہے"۔

سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا عشقِ رسول صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم

سیّدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنی ہی روایت کردہ ایک طویل حدیث میں فرماتے ہیں، کہ ایک بار رسولِ اکرم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم ایسی چٹائی پر آرام فرما رہے تھے، جس پر کچھ بچھا ہوا نہیں تھا، سرِ اقدس کے نیچے چمڑے کا ایک تکیہ تھا، جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی، میں نے دیکھا کہ دو جہاں کے آقا صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے پہلو پر چٹائی کے نشان پڑے ہوئے ہیں، یہ دیکھ کر میں رونے لگا، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا يُبْكِيكَ؟» "اے عمر! کیوں روتے ہو؟" میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! قیصر وکسری دنیا کی تمام آسائشوں اور نعمتوں میں ہیں، جبکہ آپ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم تو اللہ کے رسول ہیں، مصطفی جانِ رحمت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ لهما الدنيا، وَلَكَ الآخِرَةُ!»[(٢)] "کیا تم اس پر راضی نہیں ہو، کہ اُن کے لیے دنیا کی عارضی نعمتیں ہوں، اور تمہارے لیے آخرت کی اَبدی راحتیں ہوں!"۔

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کی شجاعت وبہادُری

عزیزانِ گرامی قدر! سیّدنا عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کے دائرۂ اسلام میں داخل ہونے سے، مسلمانوں کی قوّت وعظمت میں بھی بے پناہ اضافہ ہوا، شروع شروع میں مسلمان چُھپ چُھپ کر عبادت کیا کرتے، لیکن حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے اسلام قبول کرنے کے بعد، مسلمانوں نے کعبۃُ اللہ شریف میں اعلانیہ عبادت کا سلسلہ شروع کر دیا۔

---

(١) "مستدرَك الحاكم" كتاب معرفة الصحابة، ر: ٤٤٩١، ٥/ ١٦٩٣.

(٢) "صحيح مسلم" باب في الإيلاء ...إلخ، ر: ٣٦٩٢، صـ٦٣٦.

حضرت سیّدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: «إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحاً، وَإِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً، وَالله! مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَابَلَهُمْ، حَتَّى دَعَوْنَا فَصَلَّيْنَا»[۱] "یقیناً حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کا قبولِ اسلام ہمارے لیے ایک فتح تھی، اور ان کی اِمارت (خلافت) رحمت تھی۔ اللہ کی قسم! بیتُ اللہ شریف میں نماز پڑھنے کی ہم استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اسلام قبول کیا، تب آپ نے مشرکینِ مکّہ کا سامنا کیا، یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا، پھر ہم نے خانۂ کعبہ میں نمازیں ادا کرنا شروع کر دیں"۔

ہجرت کے وقت کفّار کے شَر سے بچنے کے لیے، سب مسلمانوں نے خاموشی کے ساتھ ہجرت کی، مگر حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی غیرتِ ایمانی نے چُھپ کر ہجرت کرنا گوارا نہیں کیا، آپ نے تلوار ہاتھ میں لی، کعبۃُ اللہ شریف کا طواف کیا، اور کفّارِ مکّہ کو مخاطب کر کے فرمایا: «شاهتِ الوجوهُ، مَن أرادَ أن تَثكلَه أمُّه، ويُؤتَم ولدُه، وتُرمل زوجتُه، فلْيَلقني وراءَ هذا الوادي» "چہرے خوف زدہ ہوں! اگر کوئی چاہتا ہے کہ اس کی ماں اُس پر روئے، اس کے بچے یتیم ہو جائیں، اور اس کی بیوی بیوہ ہو جائے، تو اس وادی کے باہر آکر مجھ سے ملے!" مگر کسی میں ہمت نہ ہوئی کہ آپ کا تعاقُب کرتا[۲]۔

---

(۱) "المعجم الكبير" باب، ر: ۸۸۲۰، ۹/ ۱۶۵.

(۲) "تهذيب الأسماء واللُّغات" باب العين والميم، عمر بن الخطّاب، ۲/ ۵، ۶.

مُوافقاتِ حضرت سیّدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

حضراتِ گرامی قدر! قرآن پاک کی تقریباً بیس سے زائد آیات مبارکہ ایسی ہیں، جو حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی رائے کے مُوافق نازل ہوئیں، یہ بات آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پختہ فہم وفراست اور حکمت ودانائی پر دلالت کرتی ہیں۔ جن آیات مبارکہ میں آپ کی رائے کے مُوافق وحئ الٰہی نازل ہوئی، ان میں مقامِ ابراہیم کو مصلّٰی بنانے کا حکم، مسلمان خواتین کو پردے کا حکم، جنگِ بدر کے قیدیوں سے متعلق رائے، حُرمتِ شراب کا حکم، منافقین کی نمازِ جنازہ اوران کی قبور پر جانے کی ممانعت، منافقین کے لیے دعائے مغفرت سے متعلق حکم، مقامِ بدر کی طرف جانے کا مشورہ، سیّدہ عائشہ صدیقہ طیّبہ طاہرہ کی پاکیزگی کا بیان، (جبریل کا دشمن، اللہ کا دشمن ہے) کے الفاظ کی مُوافقت، رسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو حاکم بنانے کا حکم، بغیر اجازت گھروں میں داخل ہونے کی ممانعت، جنّتیوں کے دو گروہوں سے متعلق رائے میں، مُوافقت کا حکم شامل ہے(۱)۔ ع

ترجمانِ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم ہم زبانِ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم
جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام!(۲)

دَورِ فاروقی کی فُتوحات اور طرزِ حکمرانی

برادرانِ ملّتِ اسلامیہ! سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی مدّتِ خلافت، دَس سال، پانچ ماہ اور اکیس دن ہے۔ آپ کے دَورِ خلافت میں مسلمانوں کو بے مثال فتوحات اور شاندار کامیابیاں حاصل ہوئیں۔ آپ نے قیصر وکسری (دو سپر پاور) کی سلطنتوں کو خاک میں

(۱) "تاريخ الخلفاء" الخليفة الثاني عمر بن الخطّاب، صـ۹۹-۱۰۱، ملتقطاً.

(۲) "حدائق بخشش" حصہ دوم، مصطفی جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام، ص۳۱۲۔

روندتے ہوئے اسلام کا پرچم لہرایا!۔ آپ ہی کے دَورِ خلافت میں عراق، مصر، لیبیا، شام، ایران، خُراسان، مشرقی اناطولیہ، جنوبی آرمینیا، اور سجستان فتح ہو کر، مملکتِ اسلامیہ کا حصہ بنے۔ اس طرح اسلامی مملکت کا کُل رقبہ بائیس لاکھ، اِکاوَن ہزار، تیس مربع میل تک پھیل گیا۔ سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی کے دَور خلافت میں، مسلمانوں کا قبلۂ اوّل بیت المقدس یہودی تسلط سے آزاد ہوا!۔

سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مہارت، شجاعت اور عسکری صلاحیت سے، محض دو سال کے قلیل عرصہ میں ساسانی سلطنت کی شہنشاہیت کو، نہ صرف زیر کر لیا، بلکہ اپنی حُدودِ سلطنت کا انتظام، رِعایا کی جملہ ضروریات کی نگہداشت، اور دیگر اُمورِ سلطنت کو بھی خوش اُسلوبی اور مہارت سے نبھایا۔

امیر المؤمنین سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دَور خلافت میں، ایک محتاط اندازے کے مطابق ۳۶۰۰ علاقے فتح ہوئے، تقریباً ۵۰۰۰ ہزار مساجد تعمیر ہوئیں، یتیم، مسکین، بیوہ خواتین اور بزرگ شہریوں کی مالی مدد کے لیے بیت المال کا شعبہ قائم کیا گیا۔ عدل وانصاف اور مقدّمات کے جَلد فیصلوں کے لیے عدالتیں بنائی گئی، اور ان میں میرٹ پر قاضِی (ججز) تعینات کیے گئے۔

ہجری تقویم (کیلنڈر) کا اِجراء بھی کیا گیا جو آج تک رائج ہے۔ مَردم شماری کا اہتمام کیا، دُور دراز علاقوں میں پانی کی فراہمی کے لیے نہریں کھدوائیں، نئے شہر آباد کرائے، قیدیوں کی سہولت کے لیے جیل خانے بنوائے، پولیس ڈیپارٹمنٹ (Police Department) قائم کیا، رِعایا کی جان ومال کی حفاظت اور بیرونی حملوں سے بچاؤ کے لیے، جگہ جگہ فوجی چھاؤنیاں (Military cantonments) بنوائیں۔ مسافروں کی سہولت کے لیے مسافر خانے تعمیر کروائے، لاوارث بچوں کی

پرورش وکفالت کے لیے وظائف مقرّر کیے۔ دینی تعلیم کے فروغ کے لیے مدارس کا قیام عمل میں لایا گیا، ان میں تعلیم دینے والے علماء، ائمہ اور مؤذِّنین کے مُشاہرے (تنخواہ) مقرّر کیے گئے، وقت دریافت کرنے کا طریقہ اِیجاد کیا گیا۔ اس کے علاوہ بھی آپ نے بہت سے فلاحی اور اِصلاحی اَحکام صادر فرمائے(۱)۔

سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت

حضراتِ گرامی قدر! سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کی خبر، خود تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اُس وقت دی، جب آپ اُحد پہاڑ کو قدم بوسی کی سعادت بخش رہے تھے۔ حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ ایک بار رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم اُحد پہاڑ پر چڑھے تو پہاڑ کانپنے لگا، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اپنا پاؤں مبارک مار کر فرمایا: «اثْبُتْ أُحُدُ! فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ، وَصِدِّيقٌ، وَشَهِيدَانِ»(۲) "اے اُحد ٹھہر جا! کہ تمہارے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں!"۔

حضراتِ گرامی قدر! ۲۶ ذی الحجہ سن ۲۳ ہجری، نمازِ فجر کے وقت، ابولؤلؤ فیروز نامی بدبخت (مجوسی) نے موقع دیکھ کر، سیّدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زہر آلود خنجر کے تین قاتلانہ وار کیے، جو مُہلِک ثابت ہوئے جس سے آپ شدید زخمی ہو گئے۔ پوری مسجد میں شور برپا ہو گیا، لوگوں نے اس کا پیچھا کیا، تب اس نے مزید گیارہ افراد کو شدید زخمی

---

(۱) "فتوح البلدان" صـ۲٤۹-٤۱٦، مُلّخصاً. "تاريخ الخلفاء" الخليفة الثاني: عمر بن الخطّاب رضي الله تعالى عنه، صـ۱۱۰، ملخّصاً.

(۲) "صحيح البخاري" كتاب فضائل أصحاب النبي، ر: ۳٦۷٥، صـ٦۱۷.

کردیا، چھ افراد بعد میں شہید ہوگئے، اور قاتل نے جب بچنے کی کوئی صورت نہ پائی، تو خود کو بھی اسی خنجر سے مار کر خودکشی کرلی[1]۔

مزارِ پُر انوار

میرے دوستو، بزرگو! حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چار دن تک موت وحیات کی کشمکش میں رہے، وقتِ آخر اپنے بیٹے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا: «اذْهَبْ يَا غُلَامُ إِلَى أُمِّ المؤمِنِينَ، فَقُلْ لَهَا: إِنَّ عُمَرَ يَسْأَلُكِ أَنْ تَأْذَنِي لِي أَنْ أُدْفَنَ مَعَ أَخَوَيَّ! ثُمَّ ارْجِعْ إِلَيَّ فَأَخْبِرْنِي» "بیٹا ام المؤمنین سیّدہ عائشہ صدیقہ کی بارگاہ میں جاکر عرض کرو، کہ اگر آپ کی اجازت ہو تو عمر اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ دفن ہونا چاہتا ہے! پھر آکر مجھے اُن کے جواب سے آگاہ کرو!" حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: «فَأَرْسَلَتْ أَنْ نَعَمْ، قَدْ أَذِنْتُ لَكَ!» "ام المؤمنین نے پیغام بھیجا، کہ ہاں میں نے آپ کو اجازت دی!"۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب اجازت ملنے کی خبر دی گئی، تو آپ نے فرمایا: الحمد للہ! مجھے اس سے زیادہ اَور کسی بات کی خواہش نہ تھی، اللہ کا شکر ہے کہ میری یہ خواہش پوری ہوگئی ہے!۔

یکم محرّم الحرام ۲۴ سنِ ہجری، سجدہ کی حالت میں آپ کی روح مبارک نے پرواز کی، إنّا للہ وإنّا إليه راجعون!. آپ کی نمازِ جنازہ حسبِ وصیت سیّدنا صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی[2]۔ اور پھر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن کردیے گئے۔

---

(۱) "الطبقات الكبرى" ر: ٥٦- عمر بن الخطّاب، ١/ ٢٩٣، ٢٩٦، ملتقطاً.

(۲) "الطبقات الكبرى" ر: ٥٦- عمر بن الخطّاب، ١/ ٣٠٧، ٣١٠، ملتقطاً.

دعا

اے اللہ! ہمیں حضرت سیّدنا عمر رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شجاعت و بہادُری سے حصّہ عطا فرما، عدل وانصاف کا بول بالا کرنے کی توفیق دے، ان کی سیرت طیّبہ پر چلتے ہوئے اپنا تن من دھن سب کچھ، تیری راہ میں قربان کرنے کا جذبہ عطا فرما، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، آمین یا ربّ العالمین!

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.